87782 ـ کسی دوست کے ساتھ اس پر متفق ہونا کہ چیز خرید کر اسے زیادہ ریٹ میں فروخت کرونگا

سوال

میں کوئی حلال سامان دو سوریال میں خرید کر پھر اسے اپنے کسی دوست سے اتفاق کے بعد تین سو ریال میں فروخت کر دوں تو کیا یہ جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ معاملہ کئی ایك شروط کے ساتھ جائز ہے:

اول:

آپ وہ سامان اور چیز خریدیں اور اپنے قبضہ میں کر کے پھر انہیں وہ چیز فروخت کریں.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا:

" جب کوئی چیز خریدو تو اسے اپنے قبضہ میں کرنے سے قبل فروخت مت کرو "

مسند احمد حدیث نمبر (15399) سنن نسائی حدیث نمبر (613) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (342) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور مسند احمد میں حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ ہی سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں کئی اشیاء خریدتا ہوں میرے لیے اس میں سے کیا چیز حلال ہے اور کیا چیز حرام ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے اپنے قبضہ میں لینے سے قبل فروخت مت کرو "

اور دار قطنی اور ابو داود نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشیاء اسی جگہ فروخت کرنے سے منع فرمایا جہاں ان کی خریداری کی گئی ہو، حتی کہ تاجر اپنے گھروں میں نہ لے جائیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3499) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح سنن ابو داود میں حسن کہا ہے.

لہذا آپ کے لیے جائز نہیں کہ کسی چیز کے مالك بننے اور اسے اپنے قبضہ میں لینے سے قبل ہی ان کے ساتھ سودا کریں، لیکن آپ ان کے ساتھ وہ چیز لانے کا معاہدہ کرسکتے ہیں، اور وہ اسے خریدنے کا وعدہ کر سکتے ہیں اور آپ ان کے ساتھ قیمت پر بھی متفق ہو سکتے ہیں، اور یہ وعدہ آپ دونوں فریقوں پر لازم نہیں ہوگا.

دوم:

آپ ان کے لیے خریداری کے وکیل نہ ہوں، تو یہ صحیح نہیں کہ وہ آپ کو کسی چیز کی خریداری کا وکیل بنائیں اور آپ اسے دو سو ریال میں خرید کر انہیں اس سے زیادہ ریٹ پر فروخت کریں، کیونکہ وکیل کے لیے اپنے موکل سے اس کے علم کے بغیر نفع لینا جائز نہیں.

بلکہ آپ ان کے ساتھ اس طرح معاملہ کریں کہ آپ فروخت کرنے والے ہوں اور جو وہ سامان چاہتے ہیں وہ خریدیں اور ان سے نفع حاصل کریں.

سوم:

آپ انہیں مارکیٹ کے ریٹ پر فروخت کریں، لیکن انہیں حقیقی ریٹ کا علم نہ ہو اور وہ حقیقی ریٹ سے جاہل ہوں تو بہت زیادہ ریٹ لینا یہ غبن اور دھوکہ میں شمار ہوتا ہے ایسا کرنا جائز نہیں، اگر انہیں حقیقی ریٹ کا علم ہو جائے اور وہ اس پر رضامندی کا اظہار کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر انہیں حقیقی ریٹ کا علم نہ ہو تو پھر آپ کے لیے ریٹ میں زیادہ اضافہ کرنا جائز نہیں ہوگا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (13341) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .